استاد کا نام:۔ تنزیلہ ناز

ای میل:۔

موبائل نمبر:۔

کلاس کا نام:۔ ایم اے اردو

سمسٹر:۔ تیسرا

کورس کوڈ:۔ 613

کریڈٹ آورز:۔ 03

موضوع / کورس کا نام:۔ جدید شاعری (غزل اور نظم)

A/1

موضوع کا تعارف:۔

جامعہ بلوچستان کے امتحان ایم اے اردو (تیسرا سمسٹر) کا چوتھا پرچہ جدید شاعری (غزل اور نظم) سے متعلق ہے۔ اس پرچے میں (کا نصاب) غزل اور نظم کے بنیادی فرق، جدید غزل گو شعراء کا مطالعہ (حسرت موہانی، ناصر کاظمی، فراق گورکھپوری) جدید نظم گو شعراء کا مطالعہ (فیض احمد فیض، جوش ملیح آبادی، ن۔ م۔ راشد) غزل اور نظم کے مباحث شامل ہیں ~~سے متعلق ہے~~۔ تعلیمی و ادبی سطح پر اس موضوع کی اہمیت اسی لیے بھی اہم ہے کیونکہ ایک ایسے وقت میں جبکہ زمانے کی تیزی سے بدلتی ہوئی روایات نے نظم نگاری کے لیے راہ ہموار کر دی تھی ان میں اساتذہ متغزلین نے غزل کو دوبارہ سے زندہ کیا اور مسائل ان چابکدستی سے عہد جدید سے غزل کی روایت کو اس طرح ہم آہنگ کیا کہ آج تک ہر شاعر اس سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ اس پرچے کا نصاب ۲۰ ویں صدی کے شعری ادب میں غزل اور نظم نگاری کے جائزے کے ساتھ منتخب غزل گو شعراء اور نظم گو شعراء کا فن کا مکمل احاطہ لیے ہوئے ہے۔

Scanned with CamScanner

جدید شاعری

اردو ادب بیسویں صدی میں :- اردو شعر و ادب کی تاریخ میں بیسویں صدی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ۲۰ ویں صدی کے آغاز کے ساتھ معاشرتی و سیاسی افق پر جو تغیرات رونما ہوئے زندگی کے تمام شعبہ جات اس سے بری طرح متاثر ہوئے۔ جنہوں نے بڑی تیزی سے معاشرتی ڈھانچے کو اپنے حصار میں لیا۔ انقلاب و بغاوت کی لہر نے سیاسی و معاشرتی تبدیلیوں کا اعلان کیا۔ اس سے ادب بھی متاثر ہوا۔ بیسویں صدی کے آتے ہی زبان و ادب کے بہت سے بت ٹوٹ گئے نئے صنم خانے تعمیر ہوئے۔ اس صدی میں معیاری ادب تخلیق ہونا شروع ہوا۔ جس نے معاشرتی سوچ کو بدل کر فکر کو جولانی عطا کی۔ بیسویں صدی میں اردو نے بطور خاص ترقی کی دو عظیم جنگوں کے اثرات جنہوں نے انسان کی فلاح کا راستہ اپنایا۔ اس صدی کو اردو زبان کی صدی بھی کہا جاتا ہے۔ اس صدی میں مشرق کی تہذیب پر مغربی تہذیب کی یلغار شروع ہوئی۔ تہذیبی رد و قبول کے اثرات شاعری اور ادب پر مرتب ہوئے۔ نظموں کے عنوان اور افسانوں کے کردار بدل گئے۔ اس دور میں جدید شاعری جوان ہوئی۔ غزل گو شاعروں کے ذوق لکھ کر غزل کو محجوب و مردود قرار دینے کے لیے قلم نے غصے سے جہاد و شروع کیا۔

غزل کے خلاف جو صدائے احتجاج بلند ہوئی وہ دراصل اس فرسودہ روایتی اور کھوکھلی غزل کے خلاف تھی جو اس زمانہ میں بہت عام تھی۔ قافیہ پیمائی نے زندگی کا قافیہ تنگ کر دیا تھا۔ لوگ خیال و بیان کے لیے کچھ وسعت چاہتے تھے۔ وہ جدید نظم کی تلاش کی طرف بڑھے۔ اس میں کچھ لوگ اور آگے بڑھے وہ ردیف و قافیہ سے بھی دستبردار ہوئے۔

عزیز حامد مدنی جدید اردو شاعری میں لکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

"اس دور میں جو شاعری سامنے آئی وہ ایک نئے
جمالیاتی شعور تعلقات کے تر و تازہ تجربات
اور نئے فکری شعور کی شاعری تھی"

یہ دور اردو شاعری کو متنوع فکری راہوں پر گامزن کرنے کا باعث بنا۔ اس دور میں شاعری کے لیے جو اسلوب اختیار کیا گیا وہ قدیم شاعری سے یکسر مختلف تھا۔ ہجر و وصال کے قصے مدھم پڑ گئے تھے۔ اظہاریت کے نئے زاویے رقم ہو رہے تھے۔ حسن و عشق کی ولولہ انگیز باتیں تہذیب و معاشرے کی بیدار کن فضا میں سانس لے رہی تھیں جو اس بات کی غماز تھیں کہ معاشرہ جدیدیت کا متقاضی ہے۔ ترقی پسند تحریک کے پرچم تلے غم دوراں نے اس قدر زور لگایا کہ غم جاناں کی صداقت مشتبہ ہو گئی۔ مختلف تغیرات اور خیالات انسانی کے سیلاب سے ادب کی اصناف نثر اور شاعری نے جہاں کلاسیکی ورثہ کو اپنے دامن کی زینت بنایا وہاں مغربی ادبیات کے وسیع و زرخیز سرمایہ خیال سے بھی آشنائی حاصل کی۔

پروفیسر عائشہ سعید جدید ادب کی حوالے سے یوں لکھتی ہے۔

"دراصل جدید ادب کی پہچان یہی ہے
کہ وہ ہر زمانہ میں حال سے واقف، ماضی سے وابستہ
اور مستقبل کی واضح جھلک اپنے اندر قائم رکھے"

بیسویں صدی تحریکوں کی صدی ہے۔ سب سے پہلے یہ صدی سرسید کی اصلاحی ادب کی تحریک کی زد میں آئی۔ حالی، شبلی، نذیر احمد، شرر اور اسماعیل میرٹھی وغیرہ نے اسی تحریک کے زیر اثر ادب تخلیق کیا۔ اس تحریک نے لکھنے والوں اور پڑھنے والوں کو مغربی علوم و فنون کے استفادے کی طرف راغب کیا۔ اس سے رومانی تحریک نے جنم لیا۔ اقبال نے فرد کو دکھوں کی جنت سے باہر نکالا

اسی دور میں رومانی اور اصلاحی تحریک کے ردعمل کے طور پر ترقی پسند تحریک نے جنم لیا۔ ترقی پسند تحریک کے ردعمل کے طور حلقہ ارباب ذوق کی تحریک سامنے آئی۔ یہ دور شاعری کے ساتھ ساتھ نثر نگاری کے لیے بھی پیدا (؟) نثری اصناف مثلاً افسانہ، ناول، ڈرامہ، انشاء پردازی، وغیرہ نے جدید رجحانات کے تحت سفر کیا۔ تنقید کے لیے بھی یہ دور نقش اول تھا۔ مغربی ادبیات کے زیر اثر تنقید نے اپنا دائرہ کار وسیع کیا۔

شاعری :-

بیسویں صدی کے ثلث اول میں شاعری کی دو کڑیاں ملتی ہیں۔ ایک تو غزل کی اور دوسری نظم کی ہے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ بیسویں صدی کے اردو ادب کے دوسرے دور میں نظم نے خوب ترقی کی۔ جدید نظم کی خوب پرورش ہوئی۔ جس سے آزاد نظم اور معریٰ نظم نے اپنے قدم جمائے۔ نظم کی ہیئت میں نت نئے تجربوں نے صنف نظم کا دامن بھر دیا۔ وزیر آغا کے بقول " نظم جدید فرد اور اس کے باطن کی کہانی ہے۔" نظم کے اس دور میں بعض شعراء نے غزل بھی کہی۔ اور غزل کو نئی جہتوں سے آشنا کیا۔ غزل اپنی مخالفت کے باوجود بھی زندہ رہی۔ غزل اور نظم کے ساتھ پاکستان میں گیت نگاری نے بھی رواج پکڑا۔

ادب کے اس نئے دور کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نظم اور غزل کے شعراء کی تفریق باقی نہیں رہی۔ غزل والے نظم بھی لکھ رہے ہیں اور نظم والے غزل بھی ضرور کہتے ہیں۔

غزل اور نظم (بنیادی فرق)

غزل اور نظم کے درمیان فرق جاننے سے پہلے یہ ضروری ہوگا کہ غزل کیا ہے؟ اور نظم کیا ہے؟ جانا جائے۔

غزل :- غزل دراصل مخصوص لفظیات اور علامات کے ذریعے حسن و عشق، کیفیات و واردات عشق، اخلاق و تصوف کے

فلسفہ و حکمت ، اسرار و رموزِ حیات ، زمانے کے حالات و کوائف بیان کرنے کا فن ہے۔ غزل کے الفاظ نرم و شیریں، سادہ و رنگین اور موضوع کے اعتبار سے بلند آہنگ ہو سکتے ہیں۔ غزل دراصل رمزیت و ایمائیت کا فن ہے۔
غزل کے تمام اشعار اپنے طور پر ایک مکمل اکائی ہوتے ہیں۔ غزل کی زبان نے ہمیشہ موضوع و اسلوب کی ایک اکائی قائم رکھی ہے اور یہ اس کا بنیادی وصف ہے۔ عہد بہ عہد تبدیلیوں کے مطابق غزل کی زبان بھی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔
غزل میں داخلی کیفیات و واردات کی ترجمانی زیادہ ہوتی ہے۔ غزل میں سوز و گداز اور تاثیر ضروری ہے۔ صداقت و خلوص اور انسانی ہمدردی غزل کا خاصہ ہے۔

نظم

(پابند نظم، نظم معریٰ، نظم آزاد، نثری نظم)

نظم سے مراد ہر وہ تخلیق ہے جو نثر میں نہ ہو۔ اس معنی میں نظم کا وجود تقریباً اتنا ہی پرانا ہے۔ جتنا خود اردو شاعری کا۔ لیکن شاعری کی دیگر اصناف کے مقابلے میں جب "نظم" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ تو اس سے خاص صنف مراد لی جاتی ہے۔ اس سے مراد اشعار کا ایسا مجموعہ جس میں ایک مرکزی خیال ہو۔ اس کے لئے کوئی / کسی موضوع کی قید نہیں۔ اور نہ ہی اس کی ہیئت متعین ہے۔ نظم میں شروع سے آخر تک جو موضوع قائم کیا جاتا ہے۔ اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ موضوع کی تفصیل میں شاعر اپنی جادوگری دکھاتا ہے۔
جدید شاعری میں اردو نظم انیسویں صدی کے نصف آخر سے باضابطہ شروع ہوتی ہے۔ نظم جدید کی کہانی انجمن پنجاب کے قیام سے شروع ہو کر حلقہ اربابِ ذوق تک پہنچتی ہے۔ اس عرصے میں مغربی افکار و اثرات کے تحت نظم کے مواد اور سانچے میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ نظم معریٰ اور آزاد نظم کی اصطلاحیں عام ہوئیں

نظم نگاری کی روایت کو آزاد، حالی، شبلی، اکبر الہ آبادی، جوش، شرر
اور اقبال وغیرہ نے اسے بام عروج تک پہنچایا۔ اردو پابند نظم عموماً مثلث،
مربع، مخمس، مسدس، وغیرہ کے علاوہ ترجیع بند اور ترکیب بند کی ہیئتوں
میں لکھی گئی۔ اور اس میں گاہے بگاہے ہیئت کے مختلف تجربے ہوتے رہے۔

نظم معریٰ: عبدالحلیم شرر نے معریٰ نظم کی تحریک شروع کی۔ حالانکہ شرر سے پہلے اسماعیل میرٹھی نے شعوری یا غیر شعوری طور پر معریٰ نظمیں لکھیں مگر ان کی نظموں کی ہیئت کو شناخت نہیں ملی۔ شرر نے دراصل اردو شاعری کی قید و بند اور مسنعت کے خلاف آواز اٹھائی جو انگریزی **"بلینک ورس"** کے سبب اُن کے ذہن میں پیدا ہوئی تھی۔
انھوں نے اپنے ایک مضمون میں اس طرح اظہار خیال کیا۔

"مشرقی شاعری میں ردیف و قافیہ بہت ضروری
اور لازمی خیال کیے گئے ہیں مگر انگریزی میں
ایک جداگانہ وضع کی نظم ایجاد کی گئی ہے
جسے "بلینک ورس" کہتے ہیں۔ اردو
میں اس کا نام اگر "نظم غیر مقفیٰ" رکھا
جائے تو شاید زیادہ مناسب ہوگا۔"

بعد میں مولوی عبدالحق کے مشورے سے بعد میں اسے نظم معریٰ قرار دیا۔

آزاد نظم: اردو میں آزاد نظم کو باضابطہ پیش کرنے والے اولین شعرا تصدق حسین خالد، ن۔م۔ راشد، میراجی کا نام ملتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم میں "فری ورس" FREE VERSE کی صنف کو متعارف کروایا۔ قوافی کے کسی متعین روایتی نظام کے علاوہ مصرعوں کی یکسانیت اور وزن سے نجات حاصل کرنے کی خواہش آزاد نظم کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔

نثری نظم: یہ صنف 1960 سے 1970 کے درمیان قاری کی توجہ اپنی جانب متوجہ کرنے میں کامیاب ہوئی۔ یہ ایک ایسی صنف ہے جو نظم و نثر کی حدوں کو ختم کرتی ہے یہی اس کا عیب بھی ہے اور ہنر بھی۔

نثری نظم کی ابتداء اور اس کے پہلے فن پارے سے متعلق کوئی حتمی تاریخ یا نام طے کرنا ابھی مشکل ہے۔ بعض ناقدین نے سجاد ظہیر کے شعری مجموعے "پگھلا نیلم" کو اردو کی نثری نظم کا اولین نمونہ قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے میراجی جبکہ بعض نے سعادت حسن منٹو کو اردو کی نثری نظم کا پہلا منشا دلشاد کہا ہے۔ اس صنف کی تاثیر اور تر دید میں بلا شبہ امکانات کی دنیا آباد ہو رہی ہے۔

"غزل اور نظم بنیادی فرق"

★ غزل مشرق کی پیداوار ہے۔ بالخصوص ان مشرقی ممالک کی جہاں زمین کی وسعت آسمان کی وسعت سے ہمکنار ہوتی ہے۔

★ جبکہ بہ حیثیت مجموعی نظم کو مغرب میں فروغ حاصل ہوا۔ نظم کے مزاج کو پرکھنے کے لیے مغرب کے مخصوص انداز نظر، مزاج اور طریق کار کو سمجھنا ضروری ہے۔

★ نظم میں انفرادیت، ایک ایسا شخصی تاثر موجود ہے جو غزل میں نہیں۔

★ غزل کئی بکھرے ہوئے اشعار کا مجموعہ ہے۔ غزل کا ہر شعر غزل کے پیکر سے اسی طرح منسلک ہوتا ہے جیسے درخت جنگل سے یا فرد سماج سے۔

★ غزل سماج اور سماج کی اجتماعی قدروں کی آئینہ دار ہے۔

★ نظم شخصیت اور روح کو پیش کرتی ہے۔

★ نظم ایک خاص شخص کی زندگی کا عکس ہے۔ نظم فرد کی ذات کا آئینہ ہے۔

★ غزل ایک پورے دور کی کروٹوں اور ذہنی تحریکوں کی عکاسی کرتی ہے۔

★ غزل کے پیش نظر وسعت اور گہنشادگی ہے۔

★ نظم گہرائی، عمق اور تجربے سے متعلق ہے۔

★ غزل میں بیشتر جھلکیاں ہوتی ہیں۔

★ نظم ایک ایک رنگ کیفیت اور تجربہ کو پیش کرتی ہے۔

★ غزل کا رخ اندر سے باہر کی طرف ہے۔

★ نظم کا رخ باہر سے اندر کی طرف ہے۔

★ غزل کل کی جانب سے باہر کو ٹپکتی ہے۔

★ جبکہ نظم کل کی طرف آتی ہے۔